✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت اللہ تعالیٰ
وقت 5-7 منٹ

خوابیں، رؤیا اور وحی والہام احادیث کی روشنی میں

(تقریر نمبر9)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (الشوریٰ:52)

یعنی کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی پیغام رساں بھیجے جو اُس کے اِذن سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ یقیناً وہ بہت بلند شان (اور) حکمت والا ہے۔

اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی نشاں سے ہے
سچ ہے کہ سب ثبوت خدائی نشاں سے ہے

(در ثمین)

معزز سامعین! گزشتہ چند دنوں سے نبوّت کے چھیالیسویں حصّے رؤیائے صالحہ اور مبشِّرات پر بات ہو رہی تھی۔ اس ضمن میں خوابوں، رؤیائے صالحہ، مبشِّرات، محدَّث، وحی اور الہام پر سیر حاصل بحث کر آئے ہیں۔ آج اس تقریر میں احادیث کے مجموعہ بعنوان حدیقۃُ الصالحین سے چند احادیث پیش کرنے جا رہا ہوں جو اِس کتاب کے مصنّف حضرت ملک سیف الرحمن مرحوم نے وحی والہام اور خوابیں ورؤیائے صالحہ عناوین کے تحت بیان کی ہیں۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے۔ اگر تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور چاہیے کہ وہ اس کی وجہ سے اللہ کا شکریہ کرے اور اس خواب کو بیان کرے اور اگر اس کے سوا کوئی ایسی خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو وہ شیطان ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو اس کا نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(صحیح البخاری کتاب التعبیر باب الرؤیا من اللہ۔6985 از حدیقۃ الصالحین حدیث 972)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال گیا کہ یہ یمامہ یا ہجر ہے۔ مگر اس کی تعبیر یثرب تھی اور مَیں نے اپنے اس خواب میں دیکھا کہ مَیں نے ایک تلوار ہلائی ہے تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا ہے۔ تو ٹوٹنے کی تعبیر وہ مؤمن ہیں جو جنگ اُحد کے دن شہید ہوئے۔ پھر مَیں نے اس کو دوبارہ ہلایا تو پھر وہ ویسی اچھی ہو گئی جیسی کہ وہ پہلے تھی۔ تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا فتح دینا اور مؤمنوں کا پھر سے اکٹھا ہونا تھا اور مَیں نے اس خواب میں کچھ گائیں دیکھیں اور اَللّٰہُ خَیْرٌ کے الفاظ سنے تو معلوم ہوا کہ گائیوں سے مراد وہ مؤمن جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے اور خَیْر سے مراد وہی خیر اور سچائی کا بدلہ تھا جو اللہ نے ہمیں جنگ بدر کے بعد دیا۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامت النبوۃ فی السلام۔3622 از حدیقۃ الصالحین حدیث 973)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کے موقع پر میری ملاقات حضرت موسیٰؑ سے ہوئی جن کے بال لمبے اور بکھرے ہوئے تھے۔ مَیں نے ان کی شکل کا جائزہ لیا تو مجھے ایسا لگا کہ جیسے شنوءہ کے قبیلہ کا کوئی فرد ہو۔ اسی طرح میری ملاقات حضرت عیسیٰؑ سے بھی ہوئی مَیں نے ان کی شکل کا جائزہ لیا وہ درمیانہ قد سرخی مائل رنگ۔ یوں لگتا جیسے ابھی حمام سے نکلے ہوں۔ مَیں نے حضرت ابراہیمؑ کو بھی دیکھا میری شکل وصورت ان سے بے حد ملتی تھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی اور مجھ سے کہا گیا کہ جو پسند ہے وہ لے لیں۔ مَیں نے

دودھ لیا اور اسے پی لیا۔ اس پر مجھے بتایا کہ تمہاری صحیح فطرت کی طرف رہنمائی ہوئی ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم شراب پسند کرتے تو (عیسائیوں کی طرح) آپؐ کی امت بھی گمراہ ہو جاتی اور بھٹکتی پھرتی۔

(ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ بنی اسرائیل۔ 3130 از حدیقۃ الصالحین حدیث 974)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ حرام بنت ملحان کے پاس جایا کرتے تھے اور وہ عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن آپؐ ان کے ہاں گئے اور اس نے آپؐ کو کھانا کھلایا اور آپؐ کے سر کے بال دیکھنے لگیں۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ پھر وہ جاگے تو آپؐ ہنس رہے تھے۔ اُمّ حرام کہتی تھیں کہ مَیں نے کہا۔ یارسول اللہ! آپ کو کیا بات ہنسا رہی ہے؟ آپؐ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں غازی ہیں اس سمندر کے درمیان سوار ہو رہے ہیں۔ ایسے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر سوار ہوتے تھے۔ راوی اسحاق کو شک ہے کہ آپ نے مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ فرمایا یا۔ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فرمایا۔ ام حرام کہتی تھیں مَیں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا فرماویں کہ مجھے بھی انہیں میں سے کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی۔ پھر آپؐ سر رکھ کر سو گئے۔ پھر جاگ پڑے اور آپ ہنس رہے تھے۔ مَیں نے کہا یارسول اللہ! آپؐ کو کیا بات ہنسا رہی ہے؟ آپؐ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں نمازی ہیں۔ پھر آپؐ نے وہی بات فرمائی جو پہلے فرمائی تھی۔ اُمّ حرام کہتی تھیں مَیں نے کہا یارسول اللہ! دعا فرماویں کہ اللہ مجھے بھی انہیں میں سے کرے۔ آپؐ نے فرمایا تم پہلوں میں سے ہو۔ چنانچہ اُمّ حرام نے معاویہ بن ابی سفیان کے زمانہ میں سمندر میں کشتی پر سوار ہوئیں اور پھر جب سمندر سے باہر آئیں تو اپنے جانور سے گر کر مر گئیں۔

(صحیح البخاری کتاب التعبیر باب الرؤیا بالنہار 7001-7002 از حدیقۃ الصالحین حدیث 975)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا یا (فرمایا) گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔ شیطان میرا تمثّل اختیار نہیں کر سکتا۔

(مسلم کتاب الرؤیا باب قول النبی من رانی فی المنام فقد رانی۔ 4193 از حدیقۃ الصالحین حدیث 976)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اپنا یہ خواب بیان کیا کہ مَیں نے ایک بادل کا ٹکڑا دیکھا اس میں سے گھی اور شہد برس رہا ہے اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہاتھوں میں بھر رہے ہیں کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی کم۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسّی نما سیڑھی ہے اور حضورؐ اس پر اوپر کی طرف چڑھ گئے ہیں پھر ایک اور شخص نے اس کو پکڑ لیا ہے اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا ہے اس کے بعد ایک اور شخص نے اس کو پکڑا اور اوپر چڑھ گیا ہے پھر تیسرے شخص نے اسے پکڑا لیکن وہ ٹوٹ گئی پھر رسّی جڑ گئی اور وہ شخص بھی اوپر چڑھ گیا۔

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں کہ مَیں اس کی تعبیر بیان کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بتاؤ! ابوبکرؓ نے کہا کہ بادل سے مراد اسلام ہے۔ سمن اور عسل سے مراد قرآن کریم اور اس کی تلاوت ہے اور مستکثر سے مراد وہ ہے جو قرآن کریم کثرت سے پڑھتا ہے اور مستقل سے مراد وہ ہے جو کم پڑھتا ہے اور کم فائدہ اٹھاتا ہے اور وہ سیڑھی جو آسمان سے زمین کو ملاتی ہے وہ حق و صداقت کی سیڑھی ہے جس پر آپؐ ہیں پھر اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ذریعہ بلند کرے گا اور آپؐ کی وفات کے بعد ایک اور شخص کے ذریعہ یہ سلسلہ ترقی کرے گا۔ پھر ایک اور شخص اس رسّی کو پکڑ کر اوپر چڑھ جائے گا اور اس کے بعد ایک اور شخص اس کو پکڑے گا تو رسّی ٹوٹ جائے گی لیکن پھر جڑ جائے گی اور وہ پھر اوپر جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ پھر پوچھا حضور! کیا مَیں نے صحیح تعبیر کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعبیر کا ایک حصّہ درست اور ایک غلط ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دیتے ہوئے عرض کیا کہ غلط کون سا حصّہ ہے۔ آپ نے فرمایا قسم نہ دو۔

(سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی الخلفاء۔ 4632 از حدیقۃ الصالحین حدیث 977)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ تین دفعہ اپنے بائیں تھوکے اور تین بار شیطان (کے شرّ) سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور جس پہلو پر وہ ہو اس کو بدل دے۔

(مسلم کتاب الرُّؤیا باب فی کون الرؤیا من اللہ وانھا جزءٌ من النبوۃ۔ 4185 از حدیقۃ الصالحین حدیث 978)

اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ۔

(صحیح البخاری کتاب التعبیر باب المبشرات 6990 از حدیقۃ الصالحین حدیث 979)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ فرماتے تھے۔ نبوت سے اب بشارت دینے والی باتیں ہی رہ گئی ہیں۔ لوگوں نے کہا ان بشارت دینے والی باتوں سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا اچھی خواب۔

حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ، قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ، وَھِیَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّۃِ

(ترمذی کتاب الرؤیا باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات۔ 2272 از حدیقۃ الصالحین حدیث 980)

یعنی حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً رسالت اور نبوّت منقطع ہو گئی ہے پس میرے بعد نہ رسول ہے اور نہ نبی۔ راوی کہتے ہیں یہ بات لوگوں پر گراں گزری۔ اس پر آپؐ نے فرمایا لیکن مبشرات (باقی ہیں)۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ! مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایک مسلمان کا خواب اور وہ نبوّت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ، اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ، یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ، رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّۃٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ

(بخاری کتاب التعبیر باب القید فی المنام۔ 7017 از حدیقۃ الصالحین حدیث 980)

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ زمانہ آجائے گا تو مومن کا کوئی خواب بھی جھوٹا نہ ہو گا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس (46) حصوں میں سے ایک حصّہ ہے۔

سامعین! حضرت ملک سیف الرحمن صاحب مرحوم نے اوپر بیان ہونے والی احادیث کو نقل کر کے بعض محدّثین اور فقہاء کے تبصرے رقم فرمائے ہیں۔ جو یہ ہیں۔

1۔ حدیث "لا وحی بعدی" باطل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ جبریلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زمین پر نازل نہیں ہو گا۔ اس کی بھی کوئی اصل بنیاد نہیں ہے۔

(تفسیر الالوسی۔ روح المعانی سورۃ الاحزاب آیت 40)

2۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا بشر سے کلام کرنا کبھی رُوبرو ہوتا ہے اور یہ افراد انبیاء میں سے ہوتے ہیں اور کبھی یہ انبیاء کے متبعین میں سے کامل افراد کے ساتھ ہوتا ہے اور جب کسی شخص کے ساتھ اس نوعیت کے کلام میں کثرت پیدا ہو تو وہ **محدّث** کہلاتا ہے۔

(مکتوباتِ امام ربّانی، مکتوب الرابع والستون ... الی الخواجہ محمد صدیق جلد 2 صفحہ 448 از حدیقۃ الصالحین صفحہ 785 نمبر 1)

3- وہ نبی جن کے ساتھ ان کے الہامات میں شریعت نہیں ہوتی وہ راس الاولیاء ہوتے ہیں... یہ لوگ انبیاء الاولیاء ہوتے ہیں اور جن انبیاء کے ساتھ شریعت ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ ان کے قلوب پر جبریل اور فرشتے امر و نہی لے کر نازل ہوں۔

(فتوحاتِ مکیّہ باب الثالث والسبعون فی معرفۃ... السوال السابع والخمسون جلد 2 صفحہ 78 از حدیقۃ الصالحین صفحہ 786 نمبر 3)

4- یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عالَم کے لئے اخبار منقطع ہو جائیں۔ کیونکہ اگر یہ منقطع ہو جائیں تو کائنات کے وجود کے لئے (روحانی) غذا باقی نہ رہے گی۔

(فتوحاتِ مکیّہ باب الثالث والسبعون فی معرفۃ... السوال الثالث والثمانون جلد 2 صفحہ 89 از حدیقۃ الصالحین صفحہ 786 نمبر 4)

5- حدیث "لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ" سے مراد یہ ہے کہ نبوّت عمومی طور پر باقی نہ رہے ورنہ **الہام** اور **کشف** الاولیاء تو موجود رہتے ہیں۔

(حاشیہ سندی علی سنن ابن ماجا کتاب تعبیر الرؤیا ... روایت نمبر 3899 از حدیقۃ الصالحین صفحہ 786 نمبر 5)

6- نبوت مکمل طور پر نہیں اٹھی۔ اسی لئے ہم نے کہا ہے کہ صرف نبوت تشریعی ہی اٹھ گئی ہے۔

(فتوحاتِ مکیّہ باب الثالث والسبعون فی معرفۃ... السوال السادس وعشرون جلد 2 صفحہ 59 از حدیقۃ الصالحین صفحہ 787 نمبر 6)

7- جو نبوّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی وجہ سے منقطع ہوئی ہے وہ تشریعی نبوّت ہے۔

(فتوحاتِ مکیّہ باب الثالث والسبعون فی معرفة... السوال الثالث والثمانون جلد 2 صفحہ 6 از حدیقۃ الصالحین صفحہ 787 نمبر 7)

8- نبوت قیامت کے دن تک مخلوق میں جاری ہے اگرچہ تشریعی نبوّت منقطع ہو گئی ہے۔ تشریعی نبوّت، نبوّت کا ایک جزء ہے۔

(فتوحاتِ مکیّہ باب الثالث والسبعون فی معرفة... السوال الثالث والثمانون جلد 2 صفحہ 89 از حدیقۃ الصالحین صفحہ 787- 788 نمبر 8)

حضرت ملک صاحب موصوف خود اپنا تبصرہ و تجزیہ یوں پیش کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

پس حدیث نمبر 969 کا مطلب یہ ہے کہ نبوّت کے دو حصّے ہوتے ہیں۔ ایک حصّہ احکام اور شریعت پر مشتمل ہوتا ہے جو ختم ہو چکا ہے اور دوسرا حصّہ مبشّرات اور اخبار غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے جو قیامت تک امّت محمدیہ میں جاری ہے۔ حدیث میں رؤیا کا ذکر بطور مثال ہے اور صرف سمجھانے کے لئے ہے کیونکہ یہ عام ہے پس اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ صرف رؤیاء صالحہ ہی باقی رہ گئے ہیں اور اخبار غیبیہ اور مبشّرات کی دوسری اقسام اب باقی نہیں رہیں۔ الہام، کشف، وحی، فرشتوں کا نزول اور بالمشافہ کلام یہ سب قسمیں اب بھی باقی ہیں جو خواصِ امّت کا نصیبیہ ہیں۔ شیخ ابن عربی نے ایسے خواصِ امّت کا نام انبیاء اولیاء رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امتی نبی کی اصطلاح استعمال فرمائی ہے نیز حدیث نمبر 969 سے بھی یہ ثابت ہے کہ رؤیاء صالحہ کے علاوہ مبشّرات اور وحی کی دوسری اقسام بھی باقی ہیں۔ اسی طرح حدیث نمبر 298 میں بھی یہ وضاحت موجود ہے کہ آنے والے مسیح کو وحی ہو گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے امور غیبیہ کا علم دیا جائے گا۔ پس وحی کا صرف شریعت والا حصہ ختم ہوا ہے۔ باقی اقسام حسب سابق ہیں۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 788 نمبر 9)

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری جرمنی)

✡✡✡✡